''اصلاح قیدیان وجیل خانہ جات رپورٹ''

'اصلاح قیدیان وجیل خانہ جات رپورٹ' اسلامی نظریاتی کونسل کی کامیاب اشاعت ہے جس میں جناب سید افضل حیدر (ممبر کونسل) کی انتھک محنت شامل ہے۔ یہ رپورٹ فروری ۲۰۰۹ء میں شائع کی گئی ہے۔ اس رپورٹ میں جیلوں کے نظام میں اہم تبدیلیاں تجویز کی گئیں ہیں اور قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لیے قوانین میں ترامیم کی سفارشات بھی دی گئی ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل فخر محسوس کرتی ہے کہ اپنے دستوری فرائض کے مطابق جن میں ملک میں رائج قوانین کے کتاب وسنت کی روشنی میں جائزہ لینے کا عمل سب سے اہم ہے، کونسل نے انہی قوانین سے جیل خانہ جات سے متعلق اصلاح اور اس کے متعلق قوانین میں ترامیم تجویز کرنے کے لیے مؤرخہ ۲۲ر نومبر ۲۰۰۱ء کو جیل اصلاحات کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کے مجموعی طور پر پانچ اجلاس ہوئے۔ مذکورہ بالا رپورٹ میں ان تمام اجلاسوں میں دی جانے والی اہم ترین سفارشات کو جمع کیا گیا ہے اور رپورٹ کی شکل دی گئی ہے۔اس رپورٹ کا مختصر تعارف اور سفارشات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

پاکستان میں جہاں بہت سے نظاموں میں تبدیلی لانے کی اشد ضرورت ہے۔ جیلوں کے نظام کو دیکھا جائے تو وہ بھی تقسیم برصغیر کے بعد سے ہی عدم توجہ کا شکار رہا ہے۔مختلف اداروں نے اس بات کا احساس کرتے ہوئے جیلوں کے نظام میں تبدیلی لانے کے لیے اصلاحات تجویز کیں۔ مثلاً لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے ۱۹۸۴ء کو قیدیوں کے سال کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا۔ پاکستان کے حقوقِ انسانی کمیشن کی طرف سے قیدیوں اور نظر بندوں کے حقوق کے حوالے سے مختلف کتابچے شائع کیے گئے اور بے شمار ورکشاپ منعقد کروائے گئے۔

چنانچہ اسلامی نظریاتی کونسل کے آئینی فرائض میں شامل ہے کہ موجودہ قوانین کا قرآن وسنت کے احکام کی روشنی میں جائزہ لے لہذا اس پس منظر میں کونسل کی جانب سے قید خانوں اور قیدیوں کے حالات اور متعلقہ قوانین کا اسلامی پس منظر میں جائزہ لینے کے لیے مؤرخہ ۲۴ر نومبر ۲۰۰۱ء کو جیل اصلاحات کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے:

۱-	سید افضل حیدر	(کنوینر)
۲-	جناب مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی	(ممبر)
۳-	جناب جسٹس (ر) امجد علی	(ممبر)
۴-	جناب مولانا سید ذاکر حسین شاہ سیالوی	(ممبر)
۵-	جناب علامہ عقیل ترابی	(ممبر)

کمیٹی کے مجموعی طور پر پانچ اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔

اجلاس اول ....اکتوبر ۲۰۰۱ء

اجلاس دوم ....نومبر ۲۰۰۱ء

اجلاس سوم ....جنوری ۲۰۰۲ء

اجلاس چہارم ....فروری ۲۰۰۲ء

اجلاس پنجم .... جولائی ۲۰۰۳ء

کمیٹی کے تمام اجلاس پر مبنی ''اصلاح قیدیان وجیل خانہ جات'' کے عنوان سے ایک جامع رپورٹ تیار کی گئی ہے۔ کمیٹی کی طرف سے دی گئیں تمام سفارشات کو اس رپورٹ میں درج کیا گیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی مسلسل کاوشوں کے نتیجے میں یہ رپورٹ تشکیل دی گئی ہے اس امید پر کہ اس رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان جیلوں کے نظام میں جلد از جلد تبدیلی لائے گی اور جیلوں میں بند قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات کرے گی۔

اس رپورٹ میں دی گئی سفارشات کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

۱- عورتوں کے لیے جیل علیحدہ بنائی جائے۔

۲- عورتوں کی جیل کے ساتھ بچوں کے لیے سکول کا بندوبست لازمی قرار دیا جائے۔

۳- قیدی عورتوں کے ساتھ محبوس بچوں کی خوراک، لباس، تعلیم، طبی ضروریات کی ذمہ داری محکمہ جیل خانہ جات پر ہوگی۔

۴- عورتوں کی جیل میں دستکاری اور مختلف نسوانی فنون کی تعلیم کا مناسب بندوبست موجود ہونا چاہیے۔

۵- قیدی کی محنت کا معاوضہ بازار کی شرح کے مطابق متعین کیا جائے گا۔

۶- قیدی سے بلامعاوضہ جبری مشقت نہ لی جائے۔

۷- تعلیم کے خواہاں قیدیوں کو ممکنہ امداد فراہم کی جائے۔

۸- ہر جیل میں اجتماعی نماز کے لیے ایک ہال تعمیر کیا جائے، جس کو کمیونٹی سنٹر کے طور پر استعمال کرنے کی تحریک دی جائے۔

۹- قیدی کے لیے جیل حکام کی دشنام طرازی اور دست درازی کو ممنوع قرار دیا جائے۔

۱۰- ہر جیل کے اندر ایک ریسٹورنٹ اور بنیادی ضروریات کے لیے سٹور ہونا ضروری ہے، جس میں مناسب حد تک ادویات بھی موجود ہوں اور اس کے اوقات جیل دستور کے مطابق طے کیے جاسکتے ہیں۔

۱۱- سکیورٹی اور حفاظت کے انتظامات کے لیے کلوز سرکٹ ٹی وی اور دیگر حساس آلات کا بندوبست کیا جائے۔

۱۲- اچھے کردار کے قیدی اور وہ نظر بند جو قید کے دوران اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں، قرآن مجید حفظ کرتے ہیں، پڑھانے کی خدمت سرانجام دیتے ہیں یا اور اچھے کام کرتے ہیں جیل قواعد کے مطابق فراخدلانہ مراعات کے حقدار تصور ہوں۔

۱۳- قیدی کو مناسب حد تک کاغذ، پنسل، ربڑ، شاپنر، سیاہی، قلم، بال پین، کتب رکھنے کی اجازت ہو۔ فحش قسم کے رسائل یا کتب یا اشتہار ممنوع ہوں۔

۱۴- قیدی کو بوقت ضرورت پرائیویٹ طبی امداد، جس میں مختلف قسم کے ٹیسٹ بھی شامل ہیں، سے محروم نہ رکھا جائے۔

۱۵- پھانسی کے منتظر قیدیوں کی ٹہلائی کے موجود اوقات میں اضافہ کیا جائے۔

۱۶- دینی تعلیم کے لیے ہر جیل میں عالم دین متعین کیے جائیں۔

۱۷- ہر جیل کے لیے ایک قانونی مشیر بھی مقرر کیا جائے، جو قیدیوں کی اپیل یا درخواست لکھنے اور جیل اپیل کی

تیاری میں مدد فراہم کر سکے۔ اس کام کی ذمہ داری پاکستان بار کونسل کی فری لیگل ایڈ کمیٹی پر ڈالی جاسکتی ہے۔

۱۸- ہر جیل میں مناسب تعداد میں فیملی کوارٹر تعمیر کیے جائیں۔ شادی شدہ قیدیوں کی فیملی کو تین ماہ کے بعد ایک ہفتہ کے لیے قیدی کے ساتھ رہنے کی اجازت ہونی چاہیے۔

۱۹- جیل جرائم پر جیل انتظامیہ کی طرف سے دی جانے والی سزا کے خلاف اپیل کا حق قیدی کو دیا جائے۔

۲۰- جیل جرائم میں تجویز کردہ سزاؤں پر نظر ثانی کی جائے۔

۲۱- جیل میں فیملی کوارٹر بنائے جائیں۔

۲۲- عدالتوں کے ساتھ بخشی خانے فعال کیے جائیں۔

۲۳- جوڈیشل لاک اپ کا مناسب بندوبست کیا جائے۔

۲۴- کال کوٹھڑیوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ موت کی سزا پانے والے قیدی کو کنڈمڈ قیدی کب سے شمار کیا جائے تاکہ قید کی سختی کو کچھ نرم کیا جاسکے۔

۲۵- جیل سٹاف کی تنخواہوں میں اضافہ بھی ضروری ہے۔

۲۶- نمبرداروں کی خالی جگہ پر مناسب عملہ بھرتی کیا جائے۔

۲۷- قیدیوں کی تعداد کے مطابق جیل عملہ بڑھایا جائے۔

۲۸- مخیّر حضرات کو جیل اصلاحات امور میں شامل کیا جائے۔

۲۹- صوبے کے چاروں کونوں میں آبادی کے لحاظ سے سنٹرل جیلوں اور سپیشل جیلوں کا اضافہ کیا جائے۔

۳۰- جیل خانہ جات کے اندرونی نظام میں قیدیوں سے متعلق مسائل کو عدلیہ سے منسلک کیا جائے۔

کمیٹی نے جیلوں کے انتظامی امور کی اصلاح کے لیے بھی ترامیم تجویز کیں۔

۱- جیل کے احاطہ کے اندر کمیونٹی سنٹر تعمیر کیے جائیں، جنہیں پانچ وقت کی نمازوں، مشترکہ طعام اور ثقافتی تقریبات کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسی ہال میں لائبریری بھی قائم کی جاسکتی ہے اور تبلیغی و تدریسی پروگرام روزانہ کا معمول بنائے جائیں تاکہ قیدیوں کے کردار اور اخلاق کی تعمیر کا سلسلہ برابر جاری رہے۔

۲- جیل خانے میں کوئی شخص بغیر عدالتی حکم کے داخل نہ ہو۔

۳- عورتوں اور بچوں کے لیے علیحدہ جیلیں تعمیر کی جائیں۔

۴- پھانسی کوٹھڑی میں بند قیدیوں کی تعداد کے لیے کوئی معیار مقرر کیا جائے۔ تاکہ کم از کم 40 مربع فٹ جگہ ہر قیدی کو دی جائے۔

۵- دینی اور فنی و تکنیکی تعلیم کا خاطر خواہ بندوبست کیا جائے۔

۶- زیادہ سے زیادہ قیدیوں کو پیرول پر رہا کیا جائے اور پیرول کے قواعد کو موثر اور عملی شکل دی جائے۔

۷- اوپن جیل سسٹم کو ہر ضلع میں رائج کیا جائے۔

۸- اچھے کردار والے قیدیوں کو باخذ ضمانت سال میں دو بار ایک ماہ کے لیے پیرول پر رہا کیا جائے۔

۹- اچھے کردار والے قیدیوں کو مختلف فیکٹریوں میں ملازمت کے لیے دن کے وقت کام کرنے کی اجازت دی

جائے۔

۱۰- جیل کے ساتھ فیکٹریاں اور کارخانے بنائے جا سکتے ہیں۔

۱۱- جیل ہسپتالوں کو کار آمد یونٹ بنایا جائے اور ضلع سطح پر ان میں مختلف ٹیسٹ کروانے بشمول ایکس رے کا بندوبست کیا جائے۔ جو قیدی خرچہ برداشت کر سکتے ہیں، انہیں یہ سہولت حاصل ہونی چاہیے۔

۱۲- ریسٹورنٹ اور ٹک شاپ/سٹورز جیل کے اندر قائم کیے جا سکتے ہیں۔

۱۳- جیل قواعد کے مطابق اچھے کردار والے باعتماد قیدیوں کو گرمیوں میں آسمان کے نیچے سونے کی اجازت حاصل ہونی چاہیے۔

۱۴- قید خانہ کے بیرک سردیوں اور بارش کی بوچھاڑ سے محفوظ کیے جائیں۔

۱۵- ملاقاتیوں کے لیے بیٹھنے، انتظار کرنے اور ملنے جانے کی باعزت جگہ کا بندوبست ہونا چاہیے۔

۱۶- جیل کے معائنہ کے لیے عدلیہ کے اراکین کی ذمہ داری اور سہ ماہی رپورٹ تیار کرنے کی تحریک دی جائے۔

۱۷- جیل معائنہ کمیٹی میں زندگی کے ہر اہم شعبہ کی نمائندگی ہو۔

۱۸- منشیات کے عادی مجرموں کے لیے خصوصی تربیتی کیمپ قائم کیے جائیں۔

۱۹- منشیات کے عادی افراد کا خصوصی طور پر علاج کروایا جائے۔

۲۰- میڈیکل آفیسر کی رہائش کا جیل کے نزدیک بندوبست کیا جائے۔

۲۱- سزاؤں اور معافیوں کا اندراج قیدی کے ہسٹری کارڈ پر بھی درج ہونا چاہیے۔

۲۲- خطرناک قیدیوں یا ایسے قیدی جن کی جان کو کسی وجہ سے خطرہ لاحق ہو، کے لیے حکومت جیل کے نزدیک یا جیل کے اندر مقدمہ کی سماعت کر سکتی ہے۔

۲۳- قیدیوں کے لیے کھیلوں میں حصہ لینے کا انتظام کیا جائے۔

۲۴- مختلف جیلوں میں علمی، ثقافی، معلوماتی پروگرام مرتب کیے جائیں۔

۲۵- قیدیوں کو جیل قوانین کے مطابق حقوق اور ذمہ داریوں سے آگاہی فراہم کی جائے۔

۲۶- قیدیوں کی صحت کے لیے جیل سے ملحقہ سرکاری زمین میں جسمانی ورزش کے لیے مختلف کھیلوں کا بندوبست کیا جائے۔

۲۷- قیدیوں کو معاشرہ سے منقطع نہ کیا جائے۔

۲۸- بچوں کی جیلوں میں تعلیمی پروگرام کے ذریعہ تہذیبی تشخص Cultural indentity کے تحفظ کا خصوصی خیال رکھا جائے تاکہ بچہ اپنی تہذیب سے بیگانہ نہ ہونے پائے۔

۲۹- جیل انتظامیہ اپنے افسران کو باور کرائے کہ قیدی کے معاملات میں مستقبل کے کردار کو بھی مدنظر رکھیں۔

۳۰- این جی اوز کو متحرک کیا جائے کہ قیدی کے زیر کفالت افراد خاندان کی بہبود کا مناسب بندوبست کیا جائے۔

۳۱- قیدیوں کی اخلاقی تربیت کا شعوری پروگرام جاری کیا جائے۔ ان دروس میں مجلسی آداب سے آگاہ بھی کیا جائے۔